صاف مونڈا ہوا

FERDINANDO FREGA · GILLETTENARRATIVE · GILLETTEVATICANO · 03/17

دنیا کی ہر طاقت کچھ نہ کچھ مانگتی ہے۔ ایک ووٹ۔ ایک خریداری۔ ایک دستخط۔ ایک وفاداری۔ ایک مفاد۔ حتیٰ کہ محبت بھی، جب وہ اداروں میں داخل ہو جائے، دیر یا سویر بل پیش کر دیتی ہے۔

پھر ایک عجیب قوت ہے جو لین دین کے منطق سے بچ نکلتی ہے۔ بلا معاوضہ دینا۔ یہ دنیا کی سب سے پرانی طاقت ہے، اور ساتھ ہی سب سے کم سمجھی گئی۔

یسوع آغاز نہیں تھا، لیکن وہ پہلا تھا جس نے لفظ کی زبان استعمال کی اور اُسے ایک ایسے بیانیے میں بدل دیا جو اپنے پیروں پر چل سکے۔ اُس نے فوجیں نہیں بنائیں۔ اُس نے بینک قائم نہیں کیے۔ اُس نے معبد نہیں کھولے۔ اُس نے علاقے فتح نہیں کیے۔ اُس نے ایک کہانی تخلیق کی۔

اور جب کوئی کہانی اتنی مضبوط ہو جائے کہ اپنے راوی کے بعد بھی زندہ رہے، تو ایک چیز جنم لیتی ہے جسے طاقت فوراً پہچان لیتی ہے: اثر۔ تبھی مفاد پیدا ہوا۔ اُس سے محبت کرنے کا مفاد نہیں۔ اُسے سمجھنے کا مفاد نہیں۔ اُسے لڑے بغیر اپنی مرضی کی سمت موڑنے کا مفاد۔

ایک راوی کے طور پر، یہ وہ منظر ہے جو میں تصور کرتا ہوں۔ ایک آدمی چوغے میں۔ لمبا۔ خوبصورت۔ لمبے بال۔ صاف مونڈا ہوا۔ وہ ایک شور مچاتے ہجوم میں سے گزرتا ہے اور، آواز بلند کیے بغیر، پھر بھی بات کہہ لیتا ہے۔

وہ سب سے نہیں بولتا۔ وہ ہر ایک سے بولتا ہے۔

کم الفاظ۔ ٹھیک الفاظ۔ ایسے الفاظ جو حکم نہیں دیتے۔ ایسے الفاظ جو کھولتے ہیں۔ ایسے الفاظ جو خاموشی سے بھی دور تک جاتے ہیں۔

نبی اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ تب نہیں جب کوئی اُس کا اعلان کرے۔ تب، جب لوگ دوسروں کو اُس کے بارے میں بتانا شروع کریں۔

لیکن ہیکل کے آدمیوں نے محسوس کیا کہ کچھ بدل رہا ہے۔ حاضری کے اعداد گر رہے تھے۔ تجسس کا رخ بدل رہا تھا۔ توجہ بھی۔ اور جو توجہ کو قابو کرتا ہے، وہی طاقت کو قابو کرتا ہے۔

چنانچہ اُنھوں نے اُسے محل میں بلوایا۔ بظاہر یہ سمجھنے کے لیے کہ وہ کون ہے۔ حقیقت میں یہ سمجھنے کے لیے کہ اُسے کیسے روکا جائے۔

اُس نے فریسیوں کا جبہ نہیں پہنا تھا۔ اُس نے پگڑی نہیں باندھی تھی۔ اُس کے پاس اختیار کے نشان نہیں تھے۔ نہ ہی اُس نے وہ لمبی داڑھی رکھی تھی جو اُس زمانے کے غالب سانچے کی پہچان تھی۔

اپنی تفتیشوں میں اُنھوں نے کوشش کی کہ اُسے واپس حد بندی کے اندر لے آئیں۔ اُسے کوئی درجہ دیں۔ اُس کے لیے کوئی لیبل ڈھونڈیں۔ اُسے اُسی چیز کا ایک چھوٹا سا نمونہ بنا دیں جسے وہ پہلے سے جانتے تھے۔ مگر وہ ہر بار پھسل جاتا تھا۔

اور ایک جواب سب سے بڑھ کر تیر کی طرح زمانے کو چیرتا دکھائی دیتا ہے: تم میری آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتے ہو، اور اپنی آنکھ کے شہتیر کی فکر نہیں کرتے؟

اشارہ داڑھی کی طرف تھا۔ کیونکہ ہر طاقت دوسرے کی تفصیلوں کا جائزہ لینے لگتی ہے جب وہ اپنے تضادات کا دفاع نہیں کر پاتی۔

اپنے نظام کے ساتھ اُس نے لوگوں کو ایک نیا امکان سکھایا تھا: سانچے سے باہر جینا۔ نظام کے خلاف نہیں۔ اُس سے باہر۔

جو کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ نظام مخالفوں کے خلاف اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ اُنہیں دشواری اُس شخص کو سمجھنے میں ہوتی ہے جو محض اُن کے قواعد پر کھیلنا چھوڑ دے۔

پھر سیاست نے اپنا راستہ لیا۔ ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ہے۔ جب وہ برابری کی بنیاد پر لڑ کر اُسے شکست نہ دے سکی، تو اُس نے دنیا کا سب سے پرانا ہتھیار استعمال کیا: تفریق۔ گھٹا دینا۔ کم کر دینا۔ سادہ بنا دینا۔ عوام کو ایک ایسے انتخاب کے سامنے کھڑا کر دینا جو پہلے ہی کیا جا چکا ہو۔

چوک میں سودا اُسی طرح آیا جیسے ہر اچھی طرح ترتیب دیا گیا آپریشن آتا ہے۔ جمہوریت کے بھیس میں۔ صاف مونڈا ہوا یسوع، یا داڑھی والا برابا۔ آزادی یا سانچہ۔ غیر متوقع پن یا تعلق۔

کھیل آسان تھا۔ سانچہ جیت گیا۔ جیسا کہ تقریباً ہمیشہ ہوتا ہے۔

لیکن عین شکست کے لمحے میں، بلا معاوضہ دینے نے اپنی اصل فطرت دکھائی۔ کیونکہ روایتی طاقت ردعمل دکھاتی ہے۔ بلا معاوضہ دینا سمجھتا ہے۔ اور اُس نے ایک ایسے جملے سے جواب دیا جس کی مکمل وضاحت آج تک نہ کوئی ادارہ کر سکا ہے، نہ کوئی حکومت، نہ کوئی الگورتھم: اِنہیں معاف کر دے، کیونکہ یہ ابھی نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔

یہ کوئی صفائی نہیں تھی۔ یہ ایک تشخیص تھی۔

باقی کام اُس کے شاگردوں نے کیا۔ اُنہوں نے ایک کتاب لکھی۔

یا شاید اِس سے بھی نایاب کوئی چیز۔ اُنہوں نے ایک ایسا بیانیہ لکھا جو ہزاروں سال زندہ رہ سکے۔ ہر زبان میں ترجمہ ہوا۔ ہر ثقافت سے گزرا۔ ہر مذہب نے اُس کی تعبیر کی۔ اُس پر جھگڑا ہوا، اُس سے محبت کی گئی، اُسے مسخ کیا گیا، دوبارہ لکھا گیا، اُس کا دفاع کیا گیا، اور اُس پر حملہ کیا گیا۔ اور پھر بھی وہ اب تک یہیں ہے۔

کوئی کارپوریٹ شعبہ کبھی اُس کی تقسیم کے برابر نہیں پہنچ سکا۔ کوئی اشتہاری خاکہ اُس کی مدت کے برابر نہیں۔ کوئی لوگو اُس کی پہچان کے برابر نہیں۔ کیونکہ مصنوعات منڈیوں کے راستے سفر کرتی ہیں۔ بیانیے لوگوں کے راستے سفر کرتے ہیں۔

اس منظر میں کوئی گستاخی نہیں ہے۔ اِس میں صرف بیان کرنے کا مطلق حق ہے۔ ایک ایسا حق جو اُن کی منڈیوں سے باہر چلتا ہے، خودمختار اور بے پروا۔ اور جو اختلاف کرے وہ آزاد ہے کہ دوسری کتابیں ڈھونڈے، جہاں وہ جو سانچہ چاہے پڑھ سکے۔

آخرکار یہی یسوع کی طاقت ہے۔ زور کی طاقت نہیں۔ پیسے کی طاقت نہیں۔ حکومت کی طاقت نہیں۔ بلا معاوضہ دینے کی طاقت۔ واحد طاقت جو اپنے راوی کے چلے جانے کے بعد بھی گردش کرتی رہتی ہے۔

Ferdinando